یہ اخبار اہلحدیث ہر جمعہ کو دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R. G. L. No 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

الحمد لله

اہلحدیث

امرتسر ۱۲۔ شعبان المبارک ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۰۔ نومبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار اہلحدیث

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
روسا و جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
چھ ماہ کے لئے	[illegible]
ممالک غیر سے	[illegible]

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔ نمونہ بھی بیرنگ ٹکٹ ڈاک واپس۔
نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔
اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا چاہئیے۔

میرا سفر

مظفر نگر ۱۳۔ اکتوبر کو بعد مغرب حسب دعوت احباب مظفر نگر مع ... پہنچ گیا۔ جہاں مظفر نگر کی انجمن اسلامیہ کا سالانہ جلسہ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ اکتوبر تھا ... میں شریک ہوا۔ اور علماء کرام جناب مولانا حاجی احمد علی صاحب ... جناب مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری جناب مولوی ابو محمد صاحب ... صاحب ساکن جھجر ضلع رہتک۔ میرے سے عزیز دوست مولوی محمد ابراہیم ... مولوی احمد مختار صاحب میرٹھی مولوی یوسف علی ... وغیرہ بھی شریک تھے۔ جلسہ کی کیفیت یہ تھی کہ پارسال تو یہ جلسہ جنگی تھا۔ جس کو امسال اصلاحی کہنا چاہئے۔ پارسال تمام اکثر تقریروں کا روئے سخن مخالفین اسلام خصوصاً آریہ قوم کی طرف تھا مگر امسال منتظمین جلسہ کی صلح پسند طبیعتوں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ ...

منصفانہ ہمدردانہ غیر قوموں سے معاہدانہ یا مناقشہ ہو۔ کیونکہ سال گذشتہ آریہ سماج نے اسلام پر بڑی سختی سے حملے کر کے مسلمانوں کی دل آزاری کی تھی جسکا علاج ضروری تھا۔ جو سال گذشتہ کیا گیا مگر امسال تو آریہ سماج نے ابھی جلسہ ہی نہیں کیا بہتر ہے کہ ہم اپنی آشتی پسندی کا ثبوت دینے میں سبقت کریں۔ چنانچہ انجمن کی اسی دوراندیشی کا یہ اثر ہوا کہ عموماً اہل ہنود اور آریہ اور خصوصاً حکام ضلع برابر جلسہ میں شریک ہو کر علماء کرام کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہوتے رہے بلکہ جناب لالہ بھگوان داس جی وکیل نے بھی اجازت لیکر ایک تقریر [illegible]
[illegible]
کی کہ تینوں کی صحت اور تصدیق کا اقرار کیا اور غیر مقلدین کو سمجھایا کہ آپ ناحق کی مخالفت اور مشاجرت کیوں کرتے ہیں سب باہم متفق ہو کر اصول متفقہ کی کیوں اشاعت نہیں کرتے اسکے بعد بیوگان کی شادی نہ کرنے پر مسلمانوں کو ملامت کی کہ تم نے ہندوؤں سے یہ برا طریقہ کیوں سیکھا ہے جبکہ تمہارے قرآن و حدیث وغیرہ میں اسکے متعلق صاف صاف احکام ہیں۔

ابو الوفا امرتسری نے لالہ صاحب کی تقریر پر ایک شعر پڑھا کہ

کہتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر * پردہ میں گل کے لاکھ جگر چاک ہو گئے

لالہ صاحب موصوف کے بعد ابو الوفا کی تقریر تھی جسمیں لالہ صاحب کی تجویز شادی بیوگان کی بڑے زور سے تائید کی گئی۔ سب علماء کرام نے اپنے وقت پر خوب آشتی آمیز نصائح سے حاضرین کو مستفیض فرمایا جلسہ میں وہ نقشہ خصوصاً قابل دید تھا جبکہ انجمن کی طرف سے اسلام کا نقشہ ایک شجرہ (درخت) کی صورت میں دکھایا گیا اور حکیم مظہر حسین صاحب نے شجرۃ الاسلام کی طرف اشارہ کر کے حسب ذیل مسدس پڑھی

شجرہ اسلام عربی

شجرِ اسلام وہ جسکو محمدؐ نے لگایا تھا
شجرِ اسلام وہ جسکو صحابہ نے بڑھایا تھا
شجرِ اسلام وہ جسکا تمام عالم پہ سایہ تھا
رہا باقی نہ جسکے فیض سے اپنا پرایا تھا
فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوچو یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

نہیں ہے وہ شجر جسنے کہ پانی خون کا پایا
صحابہ نے پلایا خون اسکو پھر وہ سیرابی پائی
ائمہ نے کری خدمت جو تھی اسپہ بلا آئی
ہوئے ہم ناخلف ایسے کہ اسکی شکل مرجھائی
فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوچو یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

ہے اس شجر مقدس کو نکموں سے پڑا پالا
اور ان کی غفلتوں میں ہر خزاں نے ناس کر ڈالا
کرو ہمت کہ یہ سرسبز پھر ہوں پھول پھل پاتا
تمہاری متفق کوشش سے ہو یہ پھر بھی گل پالا
فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوچو یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

لگا ہے باغ یا غنچہ خبر اسکی نہیں کچھ بھی
اڑا وہ خوب گل چیں خبر اسکی نہیں کچھ بھی
ہوا کیا اسلام پر حملے خبر اسکی نہیں کچھ بھی
کہاں تک ہے شکستہ خبر اسکی نہیں کچھ بھی
[illegible]
کرو ہمت نہ سوچو یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

کبھی فرمان باری کی بھی کسی صورت سے ملتے ہیں
نہ جبتک قوم خود بدلے نہیں وہ بھی بدلتے ہیں
بھلا ان کاہلوں سے بھی کہیں کچھ کام چلتے ہیں
نہیں چھوٹا بڑا کوئی سبھی اپنی راہ چلتے ہیں
فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوچو یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

نہ اخلاق حمیدہ ہم میں نے غیرت حیا باقی
نہ آداب شریعت ہیں نہ ہے عہد اتفاق باقی
بتائیں کیا کہ ہم میں کیا گیا اور کیا رہا باقی
جنہیں سب نیستی ہے ایک ہے جو کچھ آگیا باقی
فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوچو یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

ہے اپنوں سے عداوت اور غیروں سے محبت ہے
جو صدمہ غیر پہنچاویں تو گلہ ہے نہ شکایت ہے
جو اپنا بات بھی کہدے تو قیامت بپا ہے
بھلا وہ قوم کیا سنبھلے کہ جسکی ایسی حالت ہے
فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوچو یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

کریں صدمہ تمہیں کہ کیوں اپنی یہ حالت ہے
خصوصاً بھائی کو بھائی سے کیوں عداوت ہے
میں کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ جہالت کی بدولت ہے
یقین جانو کہ بیشک علم اکسیر ہو دولت ہے
فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوچو یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

حمیت کی جگہ ہم میں اگر ہے خود سری باقی
تو لیجئے جان لو ہمت ہے کچھ اسمیں خوبی نہیں باقی
کمر باندھو اس سہارے پر کہ نجات زندگی باقی
مسلمانوں اگر تم میں حمیت ہے زندگی باقی
فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوچو یہ جو ہے سو کہا غضب ہوگا

ahmadmuslim.de

اخیر جلسہ کے جبکہ ابوالوفا امرتسری کی تقریر متعلق خاتمہ کے ہو چکی۔ تو سکرٹری آریہ سماج مظفر نگر سٹیج پر تشریف لائے اور کہا کہ میں آریہ سماج مظفر نگر کی طرف سے انجمن اور علماء کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ جس طرح امسال علماء کرام نے اپنے مواعظ و نصائح سے ہم لوگوں کو مستفیض فرمایا ہے ہمیشہ فرماوینگے۔ چونکہ یہ تقریر اصل میں انجمن کی صلح جو پالیسی کا نتیجہ تھا اس لئے ابوالوفا نے کھڑے ہو کر ایک شعر پڑھا ؎

یہ سب کہنے کی باتیں ہیں ہم ان کو چھوڑ بیٹھے ہیں
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آ ہی جاتی ہے

کچھ شک نہیں کہ مظفر نگر کا جلسہ سال گذشتہ سے باعتبار کثرت حاضرین بہت ترقی پر تھا۔ خداوند کریم اسکے بانیوں کی نیت میں خلوص اور عمل میں برکت دے۔

میرٹھ

مظفر نگر ہی میں جناب مولوی حافظ محمود علی صاحب میرٹھی اپنے گھر میرٹھ میں چونکہ آریوں نے بہت سر اٹھا رکھا ہے اور مسلمانوں کو مباحثہ کے لئے چیلنج پر چیلنج دیتے ہیں۔ گو مسلمان بھی اس کام کو کر رہے ہیں مگر آپ کے چلنے سے زیادہ زندگی پیدا ہو جائیگی۔ اسلئے آپ ضرور چلیں۔ پہلے تو میں نے سوچا کہ یہ کوئی ایسا کام نہیں کہ میں جاؤں چنانچہ میرے ہمسفر مولوی اسرار الحق صاحب طوطی ہند نے بھی یہی رائے دی۔ مگر حافظ محمود علی صاحب موصوف و مولوی ابو محمد صاحب اور مولوی احمد مختار صاحب کے اصرار سے مجبور ہو کر آخر بہمراہی طوطی ہند ایک شب کے لئے میرٹھ گیا جہاں پر اہالی میرٹھ کے اصرار سے دو شب ٹھیرنا پڑا۔ جامع مسجد میں دونوں رات وعظ ہوئے جس میں مسلمانوں کی تعداد اچھی خاصی ہوتی تھی۔ مسلمانوں کے علاوہ سماجی دوست بھی بکثرت آتے تھے۔ آریوں کی سخت کلامی اور درشت تحریروں سے مسلمانوں میں ایک خاص جوش تھا۔ مسلمان عموماً کہتے تھے۔ کہ بعد رمضان ضرور مباحثہ ہوگا۔

سہارنپور

میرٹھ سے فارغ ہو کر بہمراہی طوطی ہند سہارنپوری دوستوں کے تقاضے پر سہارنپور پہنچے اور جناب حافظ عبدالقدوس صاحب کی کوٹھی پر ٹھیرے ۱۹ تاریخ ایک روز سہارنپور رہے۔ سہارنپور کے واقعات میں ایک یہی واقع قابل ذکر ہے کہ راجہ صاحب سوکیت منڈی کے صاحبزادہ × نوجوان بڑے پرجوش سماجی وہاں موجود تھے۔ جناب حافظ عبدالقدوس صاحب کی اطلاع کرنے پر مجھ سے ملنے کو تشریف لائے اور چند گھنٹوں تک بڑی محبت سے گفتگو ہوتی رہی۔ جسکا خلاصہ یہ نکلا کہ صاحبزادہ صاحب نے بڑی سچائی سے تسلیم کیا۔ کہ آریہ سماج کے اصول سے موجودہ حالت اور موجودہ قالب میں ہماری نجات نہ ہوگی۔ خیر یہ تو ایک ایسی گفتگو تھی جو عموماً اہالی مذاہب میں ہوا کرتی ہے لطف خیز بات یہ ہوئی کہ صاحبزادہ موصوف کے منہ سے نکل گیا۔ کہ سر سید احمد خاں نے لکھا ہے کہ قرآن شریف قابل ترمیم و تنسیخ ہے یہ سنکر سید نور الحسن صاحب سب جج بہادر سہارنپور چونکے۔ کہ اے ہیں یہ کیا؟ سر سید نے ہرگز ایسا نہیں لکھا۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا۔ کہ اگر ایسا نہ ہو۔ تو میں مسلمان ہو جاؤنگا۔ سید صاحب نے کہا۔ اگر ہو۔ تو میں آریہ ہو جاؤنگا۔ چنانچہ دونوں صاحبوں کا معاہدہ مجلس میں طے ہوا مگر چونکہ مضمون مذکور کے دکھانیکا تقرر تاریخ صاحبزادہ صاحب نے نہیں کیا تھا۔ اس لئے ابھی تک اسکے فیصلے کی کوئی خبر نہیں آئی۔ ہم حافظ عبدالقدوس صاحب سے امید کرتے ہیں۔ کہ اس معاہدہ کے انجام سے بہت جلد مطلع فرماوینگے۔

ہردوئی

سہارنپور سے روانہ ہو کر میں اور طوطی ہند ہردوئی پہنچے جہاں ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ تک جلسہ تھا۔ جہاں پر ہم سے پہلے شاہ ابو صالح صاحب دہلوی پہنچے ہوئے تھے اور ہم سے بعد جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی اور شاہ ابوالخیر صاحب غازیپوری بھی تشریف لائے۔ کچھ شک نہیں کہ ہردوئی والوں نے جلسہ کو خوب مزین اور شاندار بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی شامیانہ نہایت وسیع اور خوش نما تھا۔ شب کے وقت روشنی کا سین از نقشہ نہایت دلفریب ہوتا تھا۔ نشست حاضرین بھی عجیب قرینہ سے تھی۔ علماء کرام کے لئے تو بہت بڑا وسیع تخت تھا جس پر کرسیاں ہوتی تھیں علاوہ اسکے تمام اطراف میں کرسیوں کی لائن تھی۔ کرسیوں کے آگے گز گز بھر کے تختوں کی لائن تھی۔ درمیان میں دری کا فرش نہایت موزوں اور خوشنما معلوم ہوتا تھا۔ گو حاضرین کی کثرت مظفر نگر کے جلسے کے برابر نہ تھی۔ مگر خوشنمائی میں یہ جلسہ سب جلسوں پر فوقیت رکھتا تھا۔ ہردوئی میں لیکچروں اور وعظوں کا وہ طرز نہ تھا۔ جو مظفر نگر میں تھا۔ یہاں برابر اپنے سماجی دوستوں وغیرہ سے روئے سخن تھا۔ چنانچہ ابوالوفا کے حصے میں تو اکثر یہی مضامین ہوتے تھے۔ خدا کی شان ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست کا جلوہ ہردوئی کے جلسہ میں نظر آتا تھا۔ ہر ایک عالم اور واعظ اپنا جداگانہ رنگ دکھاتا تھا۔ کوئی کسی مضمون پر کوئی کسی مضمون پر غرض عجب سماں تھا۔ البتہ ان سب علمائے کرام میں سے شاہ ابوالخیر صاحب غازیپوری کا وعظ خاص قابل ذکر ہے کہ آپ کا لب ولہجہ نہایت رقت آمیز تھا۔ آواز بہت عمدہ اور بلند ان تھک ہے۔ مگر افسوس کہ آپنے تمام وعظ میں کہیں بھولے سے بھی

× پرتھوی سنگھ ورما

ahmadimuslim.de

آیت قرآنی یا حدیث رسالت پناہی نہ پڑھی بلکہ مثنوی مولانا روم ہی کے اشعار پڑھتے ہیں۔ اور انہی کا ترجمہ اور انہی کی تفسیر آدھی کا شان نزول بیان نہ کیا۔ وعظ جو کہ قرآن و حدیث سے خالی ہو۔ کبھی نہ سنا تھا۔ جیسا کہ شاہ صاحب سے سنا اگر مثنوی میں سے کبھی بطور نصیحت کوئی شعر پڑھا جائے۔ تو کیا حرج ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ تمام وعظ اسی پر کہا جاتا ہے اور خدا کی پاک کتاب کو پس پشت ڈالا جاتا ہے۔ یہ لطف یہ ہے کہ ہمارے واعظوں کو اس امر کی کبھی تمیز نہیں رہتی یا نہیں ہوتی۔ کہ بحکم فن رجال جس کا مطلب ہے ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند

ہر ایک فن کے لئے امام اور اہل الگ الگ ہوئے ہیں۔ یہ کیا ضرور ہے۔ کہ سیبویہ جو علم نحو کا امام ہے اس سے حدیث کی روایت بھی صحیح ہو۔ یا امام بخاری جو فن حدیث میں امام دنیا ہے اس سے صرف کا صیغہ اور علم کلام کا مسئلہ بھی حل ہو سکے۔ ٹھیک اسی طرح مولانا رومی مرحوم فن تصوف میں جو امام ہیں اپنی ہی ذہن میں لگے ہیں۔ کیا ضرور ہے کہ انکی حکایات اور روایات کو بھی ہم صحیح جانکر مجالس وعظ میں اسی طرح بیان کریں جیسے بالکل صحیحین کی حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ علاوہ اسکے مولانا مرحوم نے ان حکایات کو محض بطور تمثیل کے بیان کیا گیا ہے نہ کہ بطور بیان واقعی۔ اسلئے اسکے قصوں کو واقعی سمجھنا دوسری غلطی ہے۔ مثال کے طور پر شاہ ابوالخیر صاحب کے وعظ کا ایک قصہ سناتے ہیں۔ آپ نے بڑی رنگ آمیزی سے فرمایا کہ حضرت یونس علیہ السلام کو خداوند تعالیٰ کی طرف سے دو تین دفعہ بدکاروں کی ہدایت کے لئے جانیکا حکم ہوا۔ جنہوں نے حضرت یونس کو بہت مارا جب ہوش میں آئے۔ تو جبرائیل نے آکر سلام عرض کیا اور کہا کہ رب العالمین فرماتا ہے تم پھر انہی بندوں کو جاکر سمجھاؤ۔ حضرت یونس یہ سنکر سخت برافروختہ ہوئے کہا کہ میں ایسی نبوت اور رسالت کو نہیں اٹھا سکتا آپ مجھکو سبکدوش کیجئے۔ نعوذ باللہ حضرت یونس علیہ السلام جیسا نبی ایسا گستاخانہ جواب خداوند تعالیٰ کو دے جو شان نبوت کے خلاف ہے۔

علاوہ اسکے عین اثنائے وعظ میں بڑے زور سے چلا کر فرماتے رہے کہ مسلمانو! کہو! **یارسول اللہ یارسول اللہ** اصل یہ ہے کہ چونکہ ہمارے بعض واعظ عموماً قرآن و حدیث سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اور سامعین کو خوش کرنا بھی انہیں مقصود ہوتا ہے اسلئے ادھر ادھر کی ہانکتے ہیں تاکہ وقت پورا کرجاتے ہیں۔ اسی لئے مولانا ذوالفقار علی صاحب مرحوم دیوبندی نے فرمایا ہے۔ العلم ما کان فیہ قال حدثنا وما سواہ الوسواس الشیاطین۔

آں جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی کی تعریف کئے بغیر ہم نہیں رہ سکتے۔ کہ آپ بھی باوجودیکہ مثنوی کے متبحر عالم ہیں مگر وعظ میں خصوصاً ہر دو شب کے وعظ میں بالکل قرآن و حدیث ہی ورد زبان رہا۔ مثنوی کا کوئی شعر بطور تمثیل کے آگیا۔ تو پڑھ دیا۔ کیوں نہ ہو حضرت شیخ الکل شمس العلماء مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تلمذ اور روحانی تاثیر کا اتنا بھی اثر نہ ہو۔ تو پھر کیا؟

انجمن اسلامیہ بہرودٹی نے اپنی کمال آزادگی سے قواعد انجمن کی نسبت رائے ظاہر کرنے کی درخواست کی۔ تو کسیقدر وہیں عرض کیا گیا۔ تفصیل کیلئے بذریعہ اخبار وعدہ ہوا۔ جسکا آج ایفا ہوتا ہے۔

انجمن کے مقاصد کی دفعہ ۲ یہ ہے کہ اخوت اسلامی کو قایم کرنا اتحاد و ہمدردی پر کوشش کرنا عبادات و تعزیت کے مراسم کو رواج دینا۔

اس دفعہ کے مضمون کو یوں بدلنا چاہئے کہ شادی غمی کے مراسم کو بطریق مسنون رواج دینا۔ گو انجمن کے ذہن میں یہی مضمون ہوگا۔ مگر الفاظ سے بھی ظاہر ہونا چاہئے۔

انجمن کے قواعد کی دفعہ ۳ یہ ہے کہ اس انجمن کا کل کاروبار مجلس عام کے ہاتھ میں ہوگا جسکا انعقاد دوران جلسہ سالانہ میں بموجودگی ایک جماعت کثیر مسلمانوں کے ہوگا۔

دفعہ ۴ یہ ہے کہ اس انجمن کا کل کاروبار ان ممبروں کے مشورہ سے ہوگا جو مجلس عام میں فہرست ممبران سے منتخب کئے جائینگے۔ یہ مجلس شوریٰ کے نام سے نامزد ہوگی اور انکو کاروبار یا انتظام کے لئے انہیں ممبروں میں سے چند ممبر منتخب کرے گی جنکے ہاتھ میں کل انتظامات ہونگے۔ یہ مجلس منتظمہ کہلائیگی۔

ان دونوں دفعوں کے ملانے سے مجھے مضمون خبط ہوتا ہے دفعہ ۳ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل کاروبار مجلس عام کے ہاتھ میں ہیں دفعہ ۴ کے حصہ اول سے معلوم ہوتا ہے کہ کل کاروبار مجلس شوریٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ اسی دفعہ کے آخری حصے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کل کاروبار کرنیوالی مجلس منتظمہ ہے۔ اسلئے ان دفعات کو صاف کرنا چاہئے کہ کل کاروبار سے کیا مطلب ہے ہمارے خیال میں ان دفعات کا مضمون یوں ہونا چاہئے کہ

ahmadimuslim.de

اس انجمن کے کل کاروبار زیر نگرانی مجلس شوریٰ ہوا کریں گے
مجلس شوریٰ کے ماتحت ایک مجلس منتظمہ ہوگی جس کا انتخاب مجلس شوریٰ کے
ممبروں سے مجلس شوریٰ کیا کرے گی اور بوقت مناسب قرعہ
اندازی سے بھی کام لیا جائے گا۔
جو صاحب ماہوار مستقل چندہ دینگے۔ وہ انجمن کے عام ممبر کہلائینگے ایسے
ممبروں کا اجلاس سالانہ جلسہ کے موقع پر ہوا کرے گا۔ جس میں انجمن کی گزشتہ
سالانہ کارروائی دکھائی جایا کرے گی۔ وغیرہ وغیرہ
[illegible]
کریگا۔ ممبر انجمن ہوگا۔
دفعہ ۵۔ ہر مسلمان بذریعہ عطا کرنے ایک ماہواری چندہ کے جبتک کہ وہ اس کا
ذمہ وار ہے شریک انجمن متصور ہوگا۔
ان دو دفعوں میں سے ایک فضول ہے۔ شریک انجمن اور ممبر انجمن میں
کیا فرق ہے؟ ہاں اگر دفعہ ۵ کے عطیہ سے مراد مبلغ کم ہے تو اس کی تشریح
ہونی چاہئے۔ پھر شریک اور ممبر کی تعریف بتلائی ہوگی۔
دفعہ ۹ میں کہا گیا کہ جو حضرات کم از کم دو سو روپیہ یکمشت انجمن کو عطا فرمائینگے۔ وہ
مربی کہلائینگے۔ مگر ایسے مربی کے حقوق کی تشریح نہیں کی گئی کیا وہ ان کے صرف
خان بہادر اور رائے بہادر کا وزن ہے۔
دفعہ ۲۰ ہے کہ بعد حسابات جمع خرچ سال گذشتہ و بجٹ آئندہ جو مجلس شوریٰ
پیش کریگی منظور کر لیا جائیگا۔ پھر پیش کرنے کی حاجت ہی کیا ہے تو ایک
اطلاع اور رپورٹ ہے نہ کہ اجازت۔ اس صورت میں الغرض منظوری پیش ہونا کوئی
معنے نہیں رکھتا۔
دفعہ ۲۷ میں مجلس شوریٰ کی تعریف ان لفظوں میں کی گئی ہے کہ مجلس شوریٰ
وہ مجلس ہوگی۔ جو ہر انگریزی مہینے کی ۲۲ تاریخ کو ماہوار ہوا کرے گی۔
اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو مجلس ۲۲ تاریخ کو منعقد ہو وہ
مجلس شوریٰ ہے حالانکہ دفعہ ۳۵ میں ہے کہ مجلس منتظمہ کا انعقاد ہفتہ میں
ایک مرتبہ ہوا کرے گا۔ بوقت ضرورت اس سے جلدی بھی ہو سکتا ہے۔ بھلا اگر
اسی مجلس منتظمہ کا اجلاس کسی دفعہ ۲۲ تاریخ کو انعقاد پا گیا۔ تو یہی مجلس شوریٰ
بنجائیگی یا نہیں ہرگز نہیں۔ پس دفعہ ۲۷ کی اصلاح ہونی چاہئے۔ کہ مجلس
شوریٰ وہ ہوگی جو ایسی اور ایسی ہو۔ نہ یہ کہ اس کا انعقاد ہی اس کی تعریف بنایا
جاوے۔ جس سے تعریف مانع رہے۔
دفعہ ۳۳ میں ہے کہ اس مجلس کا صدر انجمن کے جلسہ میں اراکین موجودہ میں سے
منتخب ہوا کریگا یہ کیسی ناقابل معافی غلطی ہے کہ مجلس کے ہاتھ میں کل کام
ہیں اور اس کا صدر انجمن کوئی مستقل نہیں ہے بلکہ عارضی ہر جلسے کے موقع پر نئے
نئے صدر بنائے جاتے ہیں۔
غرض انجمن کے قواعد میں بہت سی الجھنیں ہیں۔ افسوس کہ اخبار کے کالم
تفصیل کی اجازت نہیں دیتے۔ میری رائے ناقص تو دو تین فقروں میں
[illegible]
مقررہ ماہوار چندہ دہندگان سے جو جا لیں جن کا اجلاس [illegible] سال [illegible]
جنکی ممبری کا وجود اور عدم چندہ کے وجود و عدم پر مبنی ہو۔ دوئم مجلس
شوریٰ جس کے ممبر کل کاروبار کے ذمہ وار ہونگے۔ سوم مجلس منتظمہ جو بطور سب کمیٹی
کے مجلس شوریٰ کے ماتحت ہوگی جس کے ممبر گیارہ سے زائد نہ ہونگے اس کا
کام صرف یہ ہوگا۔ کہ جو تجویز زیادہ غور اور تحقیق طلب مجلس شوریٰ سے اس کے
سپرد ہو۔ اس کا بعد کامل غور کے مجلس شوریٰ میں رپورٹ کرے مجلس منتظمہ کا انتخاب
مجلس شوریٰ کے اختیار میں ہوگا۔ اور مجلس شوریٰ اپنا اور اپنے عہدہ داروں کا
انتخاب عام ممبروں سے خود کرے گی جس کی رپورٹ مجلس عام میں ہوا کرے گی
میں امید کرتا ہوں۔ کہ ممبران انجمن میری اس نکتہ چینی کو مخلصانہ سمجھ کر
کچھ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ میں ممبران انجمن کی آزادی
طبع کی قدر کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے بذریعہ اخبار ریویو کرنے کی اجازت
دی۔
اس مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ یہاں سیالکوٹ مولوی ابو رحمت صاحب جن کا
وطن اب ہر دو فریق ہو رہا ہے۔ شریک جلسہ نہ ہوئے جن کے متعلق فریقین
کے بیانات سننے میں آئے۔ جن سے معلوم ہوتا تھا کہ ہر فریق دوسرے
کو ملزم ٹھہراتا ہے۔ ہماری غرض یہاں کسی کے حق میں فیصلہ دینے کی
نہیں۔ اس لئے دونوں فریقوں کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ جبتک
ہو سکے ملکر کام کریں ع

دو دل یک شود بشکند کوہ را

ہر دو کے جلسہ کو اس مرتبہ بھی خصوصیت ہے کہ دو یقین چند مشرف
باسلام ہوئے۔ ایک کا نام عبد الغفور رکھا گیا۔

ہاں یاد آیا بقول ؎

ہر کجا کہ رسیدیم آسماں پیدا است

تھوڑے دنوں ہی کی بات ہے کہ ایک ضلع کے ایک رئیس میرے پاس پہنچے۔ اور حدیث کے ثبوت کی نسبت کچھ اپنے شکوک بیان کئے اس وقت چند ایک احباب بیٹھے تھے جن میں میرے عزیز مولوی اسرار الحق طوطی ہند بھی تھے۔ بلکہ طوطی ہند ہی نے کہا کہ یہ صاحب آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ بارے شکر ہے کہ میری تقریر سنتے ہی ان صاحب کو ایسا انکشاف ہوا کہ اسی مجلس میں مان گئے کہ حدیث کے متعلق میرے جو شبہات سالہا سال سے تھے۔ بالکل رفع ہوگئے الحمد للہ۔

تھوڑے دن ہی ہوئے ہیں کہ بریلی کا آدمی خط لیکر پہنچا۔ کہ بریلی میں دستار بندی کا جلسہ ہے جلدی آئیے میں نے عذر کیا تو میرے مکرم دوست جناب مولوی محمد یٰسین صاحب مدرس مدرسہ بریلی خود آ پہنچے اور مُصر ہوئے۔ کہ اگر خود نہیں جاتے تو مولوی اسرار الحق صاحب کو ضرور بھیجیں۔ ہر چند ہم دونوں کو ایک دوسرے سے الگ ہونا شاق تھا۔ اور دونوں کا ارادہ آرہ جانیکا مصمم ہوچکا تھا۔ مگر مولوی صاحب موصوف کی خاطر سے ہمیں طوطی ہند کی جدائی بادل ناخواستہ یہ شعر پڑھتے ہوئے منظور کی ؎

سأطلب بعد الدار عنكم لتقربوا
وتسكب عيناي الدموع لتجمدا

چنانچہ وہ بریلی گئے اور میں ایک شب کے لئے بنارس آیا۔

بنارس کی انجمن تائید الاسلام (جو درحقیقت اسلامیہ ڈبیٹنگ کلب مجلس مناظرہ ہے۔ اس) کے اہتمام میں وعظ کا ایک جلسہ ہوا۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے بنارس کے خاص واقعات ذرہ کان لگا کر سننے کے قابل ہیں:-

بنارس ہندوؤں کا ایک بڑا مقدس شہر اور پرانا معبد ہے جہاں آج تک بھی سنسکرت کا علم وفضل اپنا اپنا جلوہ دکھا رہا ہے۔ پرانے ہندوؤں کا تمدن اور معاشرت معلوم کرنا ہو۔ تو بنارس ہی سے معلوم ہوسکتا ہے۔ مندروں اور گھاٹوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں گویا یہ بالکل ٹھیک ہے کہ ؎

از بنارس نروم معبد عام است اینجا
ہر برہمن پسر لچھمن و رام است اینجا

یہ سنا تھا۔ کہ بنارس کی صبح اور لکھنؤ کی شام۔ اس لئے میں صبح ہی اپنے ایک دوست محبوب علی سلمہ اللہ کو لیکر گنگا کے کنارے کنارے مندروں اور گھاٹوں کی سیر کو چلا۔ اگرچہ ہندوؤں کی سوشل حالت اور برہنہ گردی کا نمونہ پنجاب میں بھی ملتا ہے مگر خاص بنارس کو جیسا کچھ اعزاز ہے ویسا ہی اس امر میں بھی فوقیت ہے۔

بنارس کے گھاٹوں ہی پر جا کر معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو مستورات کے لفظ سے تعبیر کرنا شاید ہندوؤں میں دستور نہیں بلکہ اصل نام اونکا مکشوفات ہونا چاہئے یعنے ننگی۔ بالکل سر کھلا بدن برہنہ بلا خوف گنگا کے گھاٹوں پر اشنان ہو رہے ہیں۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے ایک مندر پر تو یہانتک غضب دیکھا کہ کوک شاستر (جسکے چھپنے کی گورنمنٹ سے سخت ممانعت ہے) اُس کے آسنوں کی تمام تصویریں لگی ہیں۔ کہیں عورت کو اُلٹا کر کے جماع کی صورت بنائی گئی ہے۔ کہیں بائیں جانب سے کہیں دائیں طرف سے۔ پر لطف یہ کہ تمام حرکات کاٹھی کی مورتوں کے ذریعہ ظاہر کی گئی ہیں جن کے آلہ تناسل بھی کاٹھی کے نظر آتے ہیں۔ بعض جگہ تو یہانتک غضب ڈھایا گیا ہے کہ ایک عورت کو ایک مرد سپیشل طور پر لٹا رہا ہے دوسرا اسکے پیچھے کھڑا ہے گویا اسکو کہہ رہا ہے کہ جلدی سے ہٹ۔ تو میں بے ساختہ بول اٹھا میں سچ کہتا ہوں کہ ایسے مندروں سے شیطان بھی لاحول پڑھتا بھاگتا ہوگا۔ اب سوال یہ ہو کہ میں کیوں گیا۔ صرف اس لئے کہ **اسلام** کی تہذیب کا مقابلہ کروں اور پبلک پر ظاہر کروں کہ اسلام یہ ہے اور ہمارا قدیمی ملکی مذہب یہ ہے آہ **اسلام**!

تجھ نقش پا کے سجدہ نے یانتک کیا ذلیل
میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

مہادیو اور پاربتی کے آلہ تناسل اور جائے مخصوص کا شمار ہی نہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں ہر دولن کے آلہ تناسل اور پاربتی کی جائے مخصوص ملتی ہیں جہاں دیکھو یہی نظر آتا ہو کہ مہادیو کا آلہ تناسل پاربتی کے جائے مخصوص میں دخل کئے ہوئے ہے (نعوذ باللہ)

خیر یہ تو مردوں کی تصویریں ہیں۔ جنکو کسی نے دیکھا نہیں صرف نمونہ ہی دکھایا گیا ہے اس سے بڑھ کر زندہ مثال بھی موجود ہے۔ گنگا کے گھاٹ پر ایک فقیر صورت تشریف فرما ہیں۔ جو ایک کاٹھ کی چھوٹی سی کوٹھری میں رہتے ہیں۔ فقیر کیا ہے مجسمہ کمالات ہے بالکل برہنہ۔ لنگوٹ تک

کارخانہ عطر فروشی
اگر آپکو عمدہ عطر و تیل کی ... کے مشہور قدیمی کارخانہ سے منگوائیے
مختصر فہرست

نام عطر	قیمت فی تولہ
گلاب	[illegible]
کیوڑہ	[illegible]
موتیا	[illegible]
حنا	[illegible]
چنبیلی	[illegible]

مفصل فہرست منگوائیے
المشتہر منیجر کارخانہ
قنوج

ahmadimuslim.de

بھی نہیں ذکر (یہ دونوں بیٹے اس فقیر کی کرامت ہے کہ ہندو استریاں (عورتیں) اسکے پاس آتی ہیں اور بغرض حصول اولاد رکھ اسکے ذکر کو ملکر اس سے آکر جاتی ہیں استغفراللہ) سچ آئی ہے کہ شیطان کی اب دنیا میں کوئی حاجت نہیں رہی تو شکایت نہیں ہے کہ بنارس میں بت پرستی اعلیٰ معیار پر ترقی کئے ہوئے ہیں۔ نہ یہ شکایت ہے کہ گنگا کے گھاٹ پر ایک جگہ کرم کنڈ (حوض) ہے جس میں نجاست ہی غلیظ پانی رہتا ہے جس میں باعتقاد ہندواں نہانے سے تمام پاپ دور ہو جاتے ہیں۔ مگر شکایت ہے تو یہ ہے کہ ایسی بیحیائی کی باتیں اور مورتیں بنائی گئی ہیں جنکو دیکھ کر شریف آدمی کی آنکھیں نیچے ہو جاتی ہیں۔ گو ان تصاویر سے ہمارے ہندی بزرگوں کی معاشرت (سوشل لائف) کا پتہ بخوبی ملسکتا ہے۔ اور خوب عیاں ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں انسان کا جوڑا (نر و مادہ) کبھی بنوں اور جنگلوں میں دیگر حیوانات کی طرح باہمی مباشرت کرتے اور رہتے ہونگے۔ مگر اب اس ترقی کے زمانہ میں کیوں پرانی پردہ پوشی کی پردہ دری کیجاتی ہے افسوس کہ ہمارے خیال میں **آریہ سماج** نیگ اتہام سے تو خواہ مخواہ الجھتی ہے مگر بنارس کے مندروں کی طرف رخ بھی تو نہیں کرتی۔ بلکہ جہاں تک تحقیق ہوا۔ آریہ سماج بنارس میں بہت ہی کمزور حالت میں ہے اگر آریہ سماج ان خرابیوں کی طرف توجہ کرے۔ تو ہم بھی مسلمانوں کو ترغیب دیں گے۔ کہ آریہ سماج کا اس کام میں ہاتھ بٹاویں۔ اس سے بڑھکر افسوس ہے کہ **گورنمنٹ** نے محض بدیں شرعش کی وجہ سے **کوک شاستر** (کتاب) کا چھپنا تو بند کر دیا۔ مگر اوسکا زندہ نمونہ جو بنارس میں دیکھا جاتا ہے اوسکو بند نہیں کرتی۔ میں نے امرتسر میں آکر بڑی حیرانی سے اپنے مکرم دوست جناب ڈاکٹر اوجندر داس اسسٹنٹ سرجن پنشنر سے ذکر کیا۔ تو آپنے فرمایا۔ کہ بنارس میں آپنے کیا دیکھا۔ اگر جگن ناتھ جی کے مندر میں جائیں۔ تو اور بھی حیران ہوں بیٹھنے کو کہا کیا خوب ہے

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

آرہ

خیر خدا خدا کرکے بنارس سے چلکر ۱۹ تاریخ کو بعد مغرب آرہ پہنچا۔ جہاں پر مدرسہ احمدیہ کا سالانہ جلسہ تھا۔ یہ جلسہ بالکل جلسہ نعمانیہ لاہور کی طرح ایک ہی گروہ کا ہوتا ہے جیسے نعمانیہ میں صرف حنفی علماء ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس جلسہ میں صرف اہلحدیث علماء ہوتے ہیں اس جلسہ میں شیخ الحدیث جناب شیخ حسین صاحب عرب محدث بھوپال صدر نشین تھے۔ حاضرین میں خاص قابل ذکر فخر پنجاب [illegible] مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولانا عبد الجبار صاحب عمرپوری۔ مولانا شمس الحق صاحب عظیم آبادی و دیگر علمائے پورب و ترہت وغیرہ تھے۔ اس جلسہ میں بڑی خوبی یہ محسوس ہوتی تھی کہ الفاظ کم اور عمل زیادہ۔ تقریریں سیدھی سادی مگر رقت آمیز صرف قرآن و حدیث کا ذکر اذکار وار دو غرض یہ جلسہ صرف اسلام کی اصل سادگی کا مظہر تھا مگر ہم کبھی ابوالوفا کی تقریر کے وقت عموماً دیکھا جاتا تھا۔ کہ ہمارے سماجی دوست بکثرت آتے تھے خاص کر ان کا حق بھی ادا ہوتا تھا۔ بلکہ آخری روز کی آخری تقریر جو شب کو ہوئی تھی۔ اس میں تو بہت زیادہ رونق بعض سماجی ممبروں ہی سے تھا جلسہ میں فارغ طلباء کو دستار فضیلت بھی بندھی۔ یہ سب کچھ تو ہوا۔ مگر ہمیں ایک بات کا افسوس ہے کہ مدرسہ کیسی محکم بنیاد پر بھی نہیں نہ تو اوسکا مستقل سرمایہ ہے نہ اسکے شوریٰ کی کوئی بہت سے لوگ ممبر ہیں۔ اگر مہتمم صاحب تعجب سے سنیں۔ تو ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ اس مدرسہ کو ایسے طریق سے چلائیں جیسے سر سید احمد خاں علیگڈھ کالج کو چلاتے تھے۔ کیا معنے؟ جس طرح کالج کے ٹرسٹی (ممبر) ہر صوبہ سے منتخب کئے جاتے ہیں ان سے صلاح مشورہ لیکر کثرت رائے پر عمل ہوتا ہے۔ اسیطرح مدرسہ احمدیہ کے ممبر ہر صوبہ بلکہ ہر شہر کے اہلحدیثوں میں سے قابل قابل آدمی چنے جائیں اسکا ادنیٰ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تمام ہندوستان کے اہلحدیثوں میں اس مدرسہ کی ہمدردی پیدا ہو گی وقت پر اگر کوئی وفد بغرض تحصیل چندہ دورہ کریگا۔ تو کامیابی کی توقع ہو گی۔ اسی طرح کچھ مدت کی کوشش سے مدرسہ کا سرمایہ مستقل بننے کی امید ہے۔ جسکی مستقل آمدنی سے مدرسہ کا دائمی قیام متصور ہوگا۔ ورنہ یہ مثل تو مشہور ہے کہ چندہ تا چندہ۔ ان عام ممبران کے ماتحت ایک مجلس منتظمہ ہو جو خاص آرہ یا اسکے قرب و جوار میں رہتے ہوں۔ اونکا اجلاس تو مناسب وقت پر ہوا کرے۔ مگر عام ممبران سال میں ایک دفعہ تو ضرور جمع ہوا کریں۔ شاید مہتمم صاحب اس تجویز کے متعلق یہ عذر کریں کہ جب کوئی کرتا نہیں [illegible] کریں۔ تو اسکے جواب میں گذارش ہے کہ

خدا پنج انگشت یکساں نکرد

تمام ممبران کسی انجمن میں جمع نہیں ہوا کرتے۔ ان نوٹسوں کا عام اعتبار ہو پھر اگر وہ نہ آئیں۔ تو اونکی شرکت معنوی سمجھی جاتی ہے۔ ہم مدد کیلئے جلسے میں علیگڈھ کالج ہی کو دیکھتے ہیں۔ کہ بسا اوقات کورم بھی پورا نہیں ہوتا۔ تو کیا کالج کے مہتمم اونکو یونہی چھوڑ دیتے ہیں۔ یا کیا اونکی شرکت بالکل بے فائدہ ہے غرض مختصر یہ ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ کو اہلحدیث کا ایک مستقل مرکز تعلیم بنانیکی کوشش کیجانی چاہئے اسکے متعلق جو تجویز مناسب سمجھیں عمل میں لاویں۔ جنہیں کہ مہتمم صاحب اخبار اہلحدیث

تو اس کوشش کو چھپوا کر ناظرین کی رائے سے فائدہ حاصل کریں۔

اسی ضمن میں مدرسہ کی روئداد مطبوعہ پر بھی ریویو کرنا ضروری ہے جس کی بابت ہم کو افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ ہنوز زمانہ کی رفتار سے بالکل بے خبر ہے روئیداد سے نہ تو طریقہ تعلیم ظاہر ہوتا ہے نہ اوسکی ظاہری صورت اس قابل ہے۔ کہ ہندوستان کے کسی چھوٹے مدرسہ کی روئیداد سے مقابلہ کر سکے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ مدرسہ احمدیہ کی روئداد علیگڑھ کالج یا نیشنل کانگرس کی رپورٹ کی طرح بہت چھپے تکلف کی ہو۔ نہیں مگر مدرسہ دیوبند وغیرہ کی مشابہ تو ہو۔ یہ بعض کلمات مخلصانہ کہنے سے کسی طرح رکا نہیں جاتا۔ آج دنیا کی آباد قوموں نے اسی طرح ترقی کی ہے کہ اپنے عیوب کو برملا سننے کے عادی ہیں۔

آرہ کے جلسہ میں امسال بھی پارسال کی طرح خاکسار نے نزاع کا ذکر آ ہی گیا یعنے ہمارے کرم فرما مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی فیصلہ آرہ کے متعلق اپیل لیکر پہنچے جسکا منشا یہ تھا کہ منصفان نے فیصلہ میں غلطی کی ہے کہ مصنف تفسیر القرآن وخاکسار کو اہلحدیث سے خارج نہیں کیا۔ افسوس ہے مولانا ممدوح کو بہت سی وجوہ کو کیا کیا تکلیفیں اٹھانی پڑی ہیں۔ مولانا صاحب کے وعظ کا حصہ بھی بہت سا خاکسار ہی کیلئے وقف تھا۔ اُس تقریر کے جواب دینے کا تو یہ موقع نہیں۔ ہاں میں نے جب سنا کہ مولانا صاحب آج وجوہات اپیل ججوں کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ تو میں نے بھی ایک رقعہ حضرات منصفین کی خدمت میں لکھا۔ جو درج ذیل ہے:۔

بخدمت شریف جناب بکرم مولوی شمس الحق صاحب و مولانا حافظ عبداللہ صاحب! السلام علیکم! میں نے سنا ہے کہ میرے متعلق آج شب کو کچھ گفتگو ہوگی۔ گو آپ صاحبان پر مخفی نہ ہوگا۔ الا حاجۃ فی نفس یعقوب قضاھا میں اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر امور متنازعہ متعلقہ معاہدہ سابقہ کی نسبت کچھ گفتگو ہے یعنے اربعین اور کلام المبین کی نسبت مکرر فیصلہ کرنا چاہا گیا ہے تو قبل از نظر ثانی جناب مولانا ابوسعید صاحب سے تحریر لیجئے کہ اس معاہدہ پر جو اقرار ہیں نیز ان چالیس مقامات کے سوا اور کوئی مقام پیش نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی اور مقام ہے تو جدید معاہدہ بین الفریقین لکھا جائے نیز بعد مولانا ابوسعید صاحب کی تقریر یا تحریر سنکر خاکسار سے بھی جواب طلب کیا جاوے خاکسار اس منصفانہ تجویز سے مولانا ابوسعید صاحب کو بھی انکار نہ ہوگا کیونکہ جناب موصوف خود ہی اپنے اشتہار میں اسی صورت سے فیصلہ ہونا تجویز فرما چکے ہیں اس امر کا آپ صاحبان کو اختیار ہوگا۔ کہ دونوں صاحب فیصلہ کردیں یا بلا اتفاق تیسرے کسی صاحب کو شریک کرلیں خاکسار ان مراتب کے تصفیہ کئے بغیر کوئی تحریر یا تقریر آپ نہ کرینگے۔ آئندہ اختیار (ابوالوفا) ۲۶۔ اکتوبر

یہ رقعہ جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب نے بمشورہ جناب مولانا شمس الحق صاحب کے مجلس میں پڑھ دیا۔ مگر مولانا ابوسعید صاحب نے معاملہ پر دستخط نہ کئے۔ مجھے تو کسی نے اتنا بھی نہ پوچھا۔ کہ تیرے منہ میں کے دانت ہیں البتہ عام طور پر علماء اور دیگر اصحاب جو یہ سنتے کہ مولانا صاحب فیصلہ کی اپیل لیکر آئے ہیں۔ تو حیران انگشت بدنداں ہوتے کہ کس ضروری کام کے لئے مولانا صاحب نے اتنا سفر کیا۔ گرچہ اہالی آرہ نے امام جامع مسجد کی معرفت کہلوایا۔ کہ آپ جمعہ پڑھا کر جائیگا اور ہر طرف دانا پور وغیرہ کے دوست بھی لیجانے تھے کہ ہمارے ساتھ چلو۔ مگر میں چونکہ ہوشیار پور کے جلسہ پر پہنچنا تھا۔ اسلئے پرسوں صبح کو ڈاک گاڑی پر سوار ہو کر آیا۔ کو عصر کے وقت ہوشیار پور پہنچا۔

غالباً ناظرین منتظر ہونگے۔ کہ مولانا ابوسعید صاحب کی اپیل کا انجام نہیں کیونکہ لودھیانہ سے میرے مکرم دوست منشی برکت علی صاحب نے مجھے لکھا ہے۔ کہ مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب واپسی کیوقت لودھیانہ اترے تھے فرمانے لگے۔ کہ مولوی ثناءاللہ کا اہلحدیث سے خارج ہونا علماء آرہ کے پاس ثابت کرا آیا ہوں اسی طرح ممکن ہے جیسے دوستوں کو اصل حال سے اطلاع نہ ہو۔ لہٰذا انکی اطلاع کے لئے میں اپنی نہیں کہتا۔ بلکہ جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب منصف کی تحریر نقل کردیتا ہوں۔ جو امرتسر میں پہنچنے کے بعد آئی ہے جناب حافظ صاحب فرماتے ہیں:۔

گزشتہ شب جمعہ سے شب شنبہ تک جناب مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب کی جانب سے جو تحریرات آپ کی پیش ہوئی ہیں۔ ان میں سے کوئی عبارت جناب ممدوح کے خیال کی مؤید ثابت نہیں ہوئی۔ گفتگو صرف زبانی ہوئی کچھ لکھا نہیں گیا۔ الکوثر کی تفسیر کے متعلق گفتگو تھی۔ آج بروز شنبہ تشریف لیجاتے ہیں۔

عبارت مذکورہ کا مطلب صاف ہے کہ مولانا صاحب کی اپیل کے وجوہات ججوں کی نظر میں کافی ثابت نہیں ہوئیں۔ نتیجہ ظاہر

آرہ میں خاصہ قابل شکایت۔ جو دیکھی گئی وہ شہر کی صفائی ہے تمام شہر میں

ahmadimuslim.de

عموماً اور تمام مدرسہ احمدیہ پر خصوصاً اسقدر تعفن تھا کہ الامان۔ بعض معلوم ہوتا تھا کہ یہاں پر میونسپل کمیٹی کا وجود ہی نہیں۔ مہتمم صاحب اگر میونسپل کمیٹی کو توجہ دلادیں۔ تو اور نہیں تو ایسی تعلیمگاہ کے موقع پر تو صفائی ہوجایا کرے۔ یا کم از کم ایام جلسہ میں اپنے ہی خرچ سے صفائی کرادی جایا کرے۔

ہوشیار پور

خیر اس قصے کو یہاں ہی چھوڑ کر میں اپنے ناظرین کو ہوشیار پور میں لاتا ہوں۔ ہوشیار پور میں ایک انجمن اور ایک مختصر سا سکول مڈل تک ہے جسکو اب انٹرنس تک کرنے کا خیال کیا جاتا ہے یہ سکول انجمن حمایت اسلام لاہور کے سکول کے طرز پر ہے۔

الحمدللہ یہاں پر جناب شاہ سلیمان صاحب اور طوطی ہند سے بہم ملاقات ہوئی۔ اس جلسہ میں جناب مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری۔ جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی مولوی سید عبد القیوم صاحب جالندھری مولوی اسرار الحق صاحب طوطی ہند دہلوی وغیرہ شریک تھے علمائے کرام نے اپنے وقت پر مواعظ حسنہ سے حاضرین کو مستفید فرمایا مگر ابوالوفا کے حصے میں یہاں بھی عموماً سماجی برتیوں سے روئے سخن رہا۔ کیونکہ اس موقع پر سماجی ممبر عموماً تشریف لایا کرتے تھے اور انکی طرف سے بھی یہی درخواست ہوتی تھی۔ کہ انکا حق ادا کرنا مناسب ہے۔ اسلئے ابوالوفا بھی اس شعر کو پڑھتا ہوا کھڑا ہوتا ہے

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے

بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

انجمن اسلامیہ ہوشیار پور کا جلسہ حمایت اسلام لاہور کے جلسہ کے مشابہ ہے ہوشیار پور میں ایک ہی واقع ایسا ہوا۔ جو مذہبی لحاظ سے قابل درج اخبار اہلحدیث ہے۔ ایک شخص نے فتویٰ پوچھا اور جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے جواب دیا اور باقی علمائے کرام نے سوائے مولوی عبد القیوم صاحب جالندھری کے سب نے تصدیق فرمائی۔ سوال مع جواب درج ذیل ہے۔

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کوئی شخص کہے۔ کہ جو لوگ قرآن شریف کو اوپر طعام کے جیسا کہ اب فی زمانہ مروج ہے مسنون نہ جانے اوسکو کافر اور ملعون کہنا بلکہ شریعت سے باہر کرنا چاہئے جب لئے قرأت القرآن علی الطعام مسجد میں داخل ہوئے۔ تو اوسکو باہر نکالا اور تین بیٹر گز مسجد کی مٹی اکھاڑ ڈالو یہ کہنا اوسکا مطابق شریعت محمدیہ کے درست ہے یا خلاف اگر قائل تابع اہلسنت ہوسکتا ہے یا نہیں۔ دیگر نذر لغیر اللہ کو بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنے سے کھا لینا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا!

الجواب

ایسا شخص جیسے قائل مذکور جاہل اور مبتدع اور دین سے ناواقف ہے اوس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اور نذر لغیر اللہ شریعت محمدیہ میں ہرگز درست نہیں اور اگر کوئی جانور نذر لغیر اللہ کیا ہو۔ اور اوسکی نیت دوسروں کے نام قربانی کرنے کی ہو۔ تو اگرچہ رسمی طور سے بسم اللہ کہہ کر ذبح کرلے۔ تو بھی وہ حلال نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ محمد سلیمان القادری الچشتی پھلواروی عفی عنہ

ان تمام جلسوں میں ایک کمی عامۃ الورود تھی کہ عورتوں کے استفادہ کی کوئی تجویز نہ کی گئی تھی۔ ہر چند دہلی میں تھی مگر وہ کچھ کافی نہ تھی چنانچہ ابوالوفا نے بعض جگہ منتظمین جلسہ کو اسطرف توجہ بھی دلائی تھی۔ امید ہے کہ آئندہ منتظمان جلسہ اسکا ضرور خیال رکھینگے۔ کیونکہ اصلاح کی ابتدا عورتوں سے جبتک نہ ہوگی باقاعدہ نہ ہوگی۔ والعلم عند اللہ

ہمارے شکر ہے۔ کہ خاکسار سفر میں عموماً تندرست رہا۔ اور یکم رمضان کو دوپہر کے وقت اپنے وطن میں دوستوں سے آن ملا۔ الحمدللہ

ایک اہلحدیث کا اہل قرآن سے مطالبہ

از مولوی شفیع الحسن

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ۲۵ پ کے چھٹے رکوع میں وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ۔ (ترجمہ) اور نہیں لائق کسی بشر کو کہ کلام کرے اوس سے اللہ صاحب مگر جی میں القا کرنے پر یا پردہ کے پیچھے سے (اپنی شان کے لائق) یا بھیجے فرشتہ پیغام لانے والا پس اوسکے جی میں ڈالدیوے اوس کے حکم سے جو کچھ اللہ صاحب چاہے تحقیق وہ بلند ہے حکمت والا۔ اس میں جناب باری نے وحی کی تین قسمیں بیان فرمائیں۔ اول وحی جبرائیل فرشتہ کی معرفت بھیجنا خواہ اس میں الفاظ ہوں یا نہ ہوں۔ اگر الفاظ ہوئے تو وہ قرآن اور کلام کہلائیگا اور جو الفاظ نہ ہوئے۔ تو فرشتے نے زبانی آکر حکم سنا دیا کہ فلانا کام میں ایسا اور ایسا کیجیو

یا اس طرح حکم کیجئے (شق دوم کو وحی خفی کہینگے اور وہ حدیث ہے) دوم - وحی وہ ہے جو جناب باری مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ یعنے پردہ غیبی سے بشر کے ساتھ کلام کرے اور انسان اسکے سمجھنے سے قاصر نہ ہو سوم وحی وہ ہے جو جناب باری کوئی حکم دل میں بلاواسطہ کے القا کر دیوے - جیسے وہ شخص [illegible] -

آپ تصریحات جناب باری یہ ہیں کہ فرشتہ کا آنا تو ہر بشر کے پاس غیر ممکن ہے۔ کیونکہ یہ مراتب پیغمبروں کے ہیں پیغمبروں کے سوائے فرشتہ کسی کے پاس نہیں آسکتا - اب رہا پردہ غیبی سے ندا کرنا اور دل میں الہام ہونا یہ باتیں ضرور قابل غور ہیں - سو یہ طریقہ قیامت تک جاری رہیگا - کیونکہ لفظ آئت مذکورہ میں لِبَشَرٍ ہے اور لِنَبِيٍّ نہیں ہے - ہاں یہ ممکن ہے کہ پیغمبروں سے تعلق ندائے غیبی بھی ہو اور الہام کا سلسلہ بھی ہو - مگر فرشتہ کا آنا غیر نبی کے لئے غیر ممکن ہے نہ کہ نبی کے واسطے ندائے غیبی اور الہام کا ہونا غیر ممکن سمجھا جاوے - آپ اشاعۃ القرآن کے صفحہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ - دوسرا طریق یہ ہے کہ اللہ تعالی مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ کسی کے ساتھ کلام کرے اس طریق سے بھی ایک گروہ انبیاء اور رسل کو احکام بتلائے گئے ہیں - ثابت ہوا کہ آپ کے نزدیک تینوں قسم کی وحی کے گروہ جدا جدا ہیں - جس پر کتاب اتری ہے اُسے دوسری اور تیسری قسم کی وحی سے کلام نہیں کیا گیا - اور جس پر ندائے غیبی یا الہام ہوا ہے اور اس پر کتاب نہیں اتاری گئی اور ہم ثابت کرتے ہیں - کہ پیغمبروں سے جناب باری نے تینوں قسم کی وحی سے کلام لیا ہے - آپ کی عبارت مرقومہ سے تینوں قسم کی وحی کا ظہور کرنا تو ثابت ہے کہ آپ تینوں قسم کی وحی مانتے ہیں مگر جدا جدا گروہ مانتے ہیں - اگر یہ بات ہے - اب آپ بتلاویں - کہ کیا یہ تینوں قسم کی وحی ایک پیغمبر پر موقع محل کے ساتھ جامع ہو سکتی ہیں یا نہیں - پس آپکے ذمہ یہ بات قابل ثبوت ہوگی - کہ جس نبی کو اللہ صاحب نے کتاب اور فیصلہ دیا ہے - پھر اُس سے مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ یا القاء کی رو سے کبھی کلام خداوند تعالی نے نہیں کیا - [illegible] کے طور پر اور قسم تقسیم ہو تو جیسے جناب باری اپنے ہر پیغمبر اور نبی سے موقع اور محل کے ساتھ بیشک کلام کرسکتا ہے - جب موسی علیہ السلام کو توریت عنایت کیگئی تھی - تو اس سے ماقبل جناب باری کا کلام کرنا ثابت ہے - یہ بات اظہر من الشمس ہو کہ کوہ طور پر موسے علیہ السلام سے مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ کیساتھ جناب باری نے کلام کیا - اسمیں غالباً سب کا اتفاق ہے اور کوئی مخالف نہیں اور جب موسی علیہ السلام کو بمقابل فرعون علیہ اللعنت کے حکم ہوا تھا کہ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى یعنے کہا پروردگار نے کہ اے موسے تو خوف مت کر بیشک تو ہی (اس میدان میں فرعون پر) غالب اور فتح پانے والا ہے اب مدعی اہل قرآن بتلاویں - کہ توریت سے پہلے یہ حکم کسی قسم کی وحی کا تھا - اور توریت کا ملنا بہت مدت بعد ثابت ہے - کہ اون کی قوم میں اونکا حکم اور شریعت موجود نہ تہا - لوگوں کی سفارش سے کہ آپکی موت کے بعد ہم کسطرح دین کی بات پر چلینگے - ایک کتاب آسمانی ہونی چاہئے - تب توریت کی طلب میں کوہ طور پر موسے علیہ السلام پہنچے -

آپ بتلائیے یہ میدان میں حکم آنا کس قسم کا تھا - اگر بذریعہ جبرائیل یہ حکم ہوتا - تو یہ ثابت کیجئے - کہ الفاظ تھے یا غیر الفاظ کے ساتھ آنا ہوا تھا - اسکا ثابت کرنا آپکے ذمہ ہے نہ کہ ہمارا ذمہ ہو - ہم تو یہ بات تسلیم کئے ہوئے ہیں - کہ جناب باری دنیا کے انتظام اور انصرام کے لئے اپنے نبی سے تینوں قسم کی وحی سے کلام کرسکتا ہے - مخالف تو آپ ہی ہیں کہ آپ نے تینوں قسم کی وحی کے واسطے تین گروہ انبیاء علیہم السلام کے تسلیم اور قبول کر رکھے ہیں - اور مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اور القا کی رو سے کلام خداوند سے ہونا غیر ممکن اور محال سمجھتے ہیں - پس ممکن ہے کہ خداوند تعالی کا میدان میں یہ حکم بھیجنا بذریعہ جبرائیل وحی خفی یا مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اور یا الہام کے طور پر ہو - جب ان تینوں قسم کی وحی سے کلام کرنا خداتعالی کا ایک ہی نبی اور ایک پیغمبر سے ثابت ہوگیا - تو ہمارے نبی اقدس بطریق اولی مستحق اسبات کے ہیں کہ شریعت کا انتظام اور انصرام اور اہتمام کرایا جاویگا اور یہ کہنا کہ اللہ صاحب کی عادت لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰهِ کے برخلاف ہوگیا - موسی علیہ السلام تینوں قسم کی وحی سے ممتاز اور حقدار ہوں اور ہمارے نبی کے حق میں یہ بات غیر ممکن سمجھی جاوے - شاید آپ کے سوا کو اس میں کوئی مخالف نہ ہوگا - جب ہمارے نبی بھی تینوں قسم کی وحی کے حقدار ہیں تو کیا حدیث شریف یعنے ان تینوں قسم کی وحی میں سے ایک قسم کی بھی وحی نہ سمجھی جاوے - ضرور سمجھی جاویگی - ([illegible])

خاص اطلاع

اہلحدیث کے ناظرین کو اہلحدیث کا تیسرا سال مبارک ہو - جن جن اصحاب کی قیمت ختم ہوچکی ہے - انکا فرض ہے - کہ آئندہ سال کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں یا آئندہ اخبار کا وی پی وصول کرکے مشکور فرماویں - خدانخواستہ کسی صاحب کو انکار ہو - تو مہربانی فرماکر اسی ہفتہ میں اطلاع بخشیں - (مینیجر)

انتخاب الاخبار

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۵ سے ۲۹ نومبر کو ہوگا۔ ۲۷ کو ۵ بجے شام سے ۹ بجے تک مباحثہ ہوگا۔ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب جائیں گے (اہلحدیث)

امرتسر میں اب کی دفعہ دیوالی کے موقعہ پر صاحب ڈپٹی کمشنر نے قماربازی کو جرم نہیں قرار دیا۔ سر بازار جوا ہوتا رہا۔ (خدا کی شان)

مدرسہ احمدیہ آرہ کے سالانہ جلسہ پر قریب ایک ہزار کے چندہ ہوا۔ سال گزشتہ سے کم۔ افسوس۔

دیسی صنعت کو ترقی دینے کے جلسے پنجاب میں جابجا ہو رہے ہیں۔ امرتسر میں بھی ہر ہفتہ ہوتا ہے۔ دیکھیں یہ جوش کتنے دنوں تک رہیگا۔

کلکتہ میں تو یہ حال ہے کہ بازار میں ولایتی بوٹ کی مرمت تک نہیں کرتے۔

لاڑکانہ علاقہ سندھ میں جہاں ۷۵ نام کے مسلمان آریہ بنائے گئے تھے ۴۵ کس مسلمان ہو چکے ہیں۔ ابھی سلسلہ جاری ہے۔ (رسالہ)

کرشن قادیانی حرم محترم کو دہلی کی سیر کرانے کے لئے دہلی گئے تھے واپسی کے وقت کچھ وقت امرتسر میں بھی ٹھہرے لیکن داخلہ پرائیویٹ تھا۔ کچھ تبلیغ نہ فرمائی۔ (الہام ایسا ہی ہوا تھا)

کرشن جی کا مرید خاص بلکہ امام مولوی عبدالکریم سیالکوٹی دنبل سے فوت ہوگیا جسکی بابت کئی ایک الہام تھے (مفصل آئندہ)

شاہزادہ ویلز ۔ مارچ کو علیگڑھ کالج میں بھی تشریف لیجائینگے۔

سلطان المعظم اور معل یورپ کی مقدونیہ کے انتظام مالی کی نسبت کچھ کشیدگی سی ہوتی جاتی ہے (خدا شر کے سے برانگیزد کہ خیر ما باشد)

کلکتہ کے سرکاری پلیس کے کپاز تحریروں کی ہڑتال کا نتیجہ آخر چار سو دیسیوں کے حق میں مفید ثابت ہوا۔ منجملہ سرغناؤں کے تین جو یورپشین تھے دوبارہ کام پر لگائے گئے اور ۹۴ دیسیوں کو جواب دیدیا گیا۔ (از ابررحمت ضعیف سے اقتباس)

لاہور میں کوچہ مغل حویلی کے قریب ایک مسلمان مددعلی نامی کے پاس ایک پٹھان کچھ دنوں سے رہا کرتا تھا۔ ۲۰ اکتوبر کو اس پٹھان نے یکا یک چھری لیکر مددعلی پر حملہ کیا سو وہ بچ گیا۔ تمام دن وہ چھری سے لوگوں کو ڈراتا رہا۔ آخر پولیس قصہ پہنچ گئی اسے گرفتار کر لیا گیا۔

افسوس ہمارے دوست جناب ڈاکٹر شیخ عبدالوہاب صاحب ساکن پالنپور ضلع اکولہ انتقال کر گئے۔ انا للہ رحمۃ اللہ۔ اہلحدیث سے امید ہے کہ مرحوم کے لئے دعا مغفرت کریں گے۔ (عبدالرؤف اللہ باسم)

پولیس نے حیدرآباد سندھ میں ایک جعلی سکہ بنانیوالے کو گرفتار کیا ہے۔

کلکتہ میں پرنس و پرنسس آف ویلز کا استقبال پرنسپ گھاٹ پر ہوگا۔ جہاں وہ جہاز سے سرکاری کشتی میں بیٹھ کے پہنچینگے۔

سیالکوٹ میں پنجابی مسلمانوں کی ایک سفر مینا کمپنی پلٹن کی حفاظت کیلئے بھرتی ہونیوالی ہے۔

سودیشی تحریک کے اثر سے دوسرے شہروں کی طرح لدھیانہ بھی خالی نہیں یہاں کے تعلیم یافتہ اصحاب نے دیسی اشیاء کے استعمال کا عہد کر لیا ہے اور بجا طور پر بیجا شور و غل کے کاٹ کے لئے نمونہ ہیں۔

اکالگڑھ میں ۱۱۰ آدمیوں نے اسبات کا عہد کر لیا ہے کہ وہ آئندہ سے ولایتی کپڑا استعمال نہ کرینگے۔ وہاں اب دیسی کپڑے کی دوکان کھلنے والی ہے۔

سودیشی تحریک کلکتہ میں ایسی ترقی کر گئی ہے کہ وہاں کے لوگوں نے اپنی عورت سے پیٹنے کے لئے اپنے ایکمان کی اصلی نذر کرنی شروع کر دی ہے۔

پندرہ سال کے بعد بنارس کے بابو ستنشلال کا ایک مجرم سمی و یمی نند نامی میں گرفتار کیا گیا ہے۔

طہران سے حبل المتین کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ چند اعلیٰ درجہ کے حکام بعض اصلی مقاصد کو رواج دینے کی غرض سے پائے تخت میں بائیکٹ گئے ہیں منجملہ اُن کے شاہزادہ اعلاء شجاع السلطنت مع قوام الملک صاحب شیرازی کے طہران کی طرف روانہ ہوگئے۔

سیفٹ پیٹرزبرگ (پایہ تخت روس) میں افواہ ہے کہ بحیرہ اسود کے بیڑہ کے جہازوں نے بغاوت کی ہے۔ اسپاٹو پولیف اور کئی کپتان قتل کئے گئے ایک افواہ ہے کہ جنرل ٹریپاف ہلاک کر دیا گیا ہے۔

اوڈیسہ میں بظاہر امن ہے مگر فساد کی آگ اندر ہی اندر سلگ رہی ہے۔ ہر کال کی لڑائی کا نتیجہ نہایت دہشتناک تھا۔ کیونکہ کاسکوں نے کمال بیدردی اور بے رحمی سے انسان کشی کی طرف توجہ کی تھی۔

مڈلسبرا سال لینڈ سے مالک متحدہ امریکہ کے ساحل کی ایک قوم پر حملہ کر کے تمام پونجی لوٹ لی۔ سیلاب سے نیویارک سے فاکسل مورہ کو بوسٹن تک بھی جہازات معطل ہوگئے ہیں۔

[illegible]

پٹنہ میں جتنے مقدمات تھے ۳۱ اکتوبر کو بحمد اللہ سب اہلحدیث کے حق میں فیصل ہو

دی سیالکوٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

سعت زرین ملک! آج آپکو بہت سی ایسی سٹیل کیس ٹرنک ہر جگہ مل سکتے ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں۔ مگر جب استعمال میں آتی ہیں۔ تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں۔ افسوس کہ آجکل لاہری کے کاموں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہو جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ہرگز ہرگز پائیداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہماری کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں۔ اور بیرونجات کو بہت سے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ہمیں سے ہی عموماً مال منگا کر باہر بھجواتے ہیں۔ اس طرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہو۔ اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعائت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں۔ کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعائت:۔ ہمنے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کر دی ہے پہلے بجائے ۳ فی انچ ۲ فی انچ کر دی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں۔ اور انداں فروشی بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعائت کے ہمارا مال ہیں مضبوطی ہے کہ نہائت مضبوط ہے۔ امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی انچ ۲							
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
قیمت رعائتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نوٹ:۔ کیڈٹ جن سے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے

المشتہر

عبد العزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک سٹیل کیس مرچنٹ بازار حکیم لوہاراں شہر سیالکوٹ

مجرّب دوائیں

عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ ــ یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے۔ جو اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں مصفی خون۔ معدہ ہاضمہ۔ نزلہ زکام مزمن۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ ضعف جگر لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہیں۔ یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا سمن بدن اور سرخ لعاب میں بھی اعلیٰ درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل ۱ء تین بوتل عصہ تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل عہ

طلائے ــ جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سا خیال کرتے تھے۔ اس بے نظیر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اس کے ہمراہ ہماری لائف پلز (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے (ہے)

جواہر ہاضمہ ــ اگر آپ کا ہاضمہ درست نہیں۔ تو اسکی ایک شیشی نوش فرمایئے بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ کیلئے مخصوص ہیں گو۔ قیمت فی شیشی ۲ اونس عہ

لائف پلز حبوب حیات ــ اگر آپ کو کوئی امتحان پاس کرنا ہو۔ یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کا خط اٹھائیں۔ تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز کا تین بکس کورس بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دن میں دور ہو جاتی ہے نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ضعف معدہ۔ بے خوابی سرعت۔ رقت۔ سلسل البول۔ تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ کیواسطے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں عہ

جوہر مصفی خون ــ فساد خون۔ سوزش۔ خارش۔ خنازیر۔ بھگندر۔ آتشک کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے حفظ ما تقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض دماغ سے بچا رہتا ہے۔ فی شیشی عہ محصول علاوہ

سرمہ عزیزی ــ اسکی ایک کی سلائی اپنے کیمیائی اثر کے سبب سے ٹیپ آشوب دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کر دیتا ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو تا عمر سالم رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ ممیرے کا خاص سرمہ فی تولہ عہ

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ امرتسر

حسب الارشاد حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری مولوی فاضل، مطبع اہل حدیث امرتسر میں چھپ کر شائع ہوا